

از عدالت عظمیٰ

اینمل اینڈ اینوائز انمنٹ لیگل دفینس فنڈ

بنام

یونین آف انڈیا و دیگران

تاریخ فیصلہ: 5 مارچ، 1997

[اے ایم احمدی، چیف جسٹس، ایم آر ایس ساجتاوی منوہر اور کے بنامنکٹا سوامی، جسٹس صاحبان۔]

وائٹڈ لائف (پروٹیکشن) ایکٹ 1972 / انڈین فاریسٹ ایکٹ 1878: دفعات 24، 33، 35 (1) اور (4) / دفعات 5 اور 26 (1) (i)۔ پیٹنچ نیشنل پارک۔ دفعہ 35 (1) کے تحت نوٹیفکیشن نمبر 10/77-82/15/5 مورخہ 1.3.1983۔ حتیٰ نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا گیا۔ پیٹنچ نیشنل پارک کے علاقے میں پہلے رہنے والے قبائلیوں کے روایتی ماہی گیری کے حقوق کا تحفظ۔ کلکٹر کے جاری کردہ ماہی گیری کے اجازت نامے۔ اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ حیاتیاتی تنوع اور ماحولیات متاثر ہوں گے۔ قرار پایا کہ، ریاست اس علاقے کو قومی پارک قرار دیتے ہوئے حتیٰ نوٹیفکیشن جلد جاری کرے گی۔ روایتی حقوق کے بدلے قبائلیوں کو ماہی گیری کے اجازت نامے دینا جائز ہے۔ لائسنس کی شرائط کے مناسب نفاذ کے لیے دی گئی ہدایات۔

درخواست گزار وکلاء کی ایک انجمن اور ماحولیات کے تحفظ سے متعلق دیگران افراد نے موجودہ رٹ پٹیشن دائر کی جس میں حکومت مدھیہ پردیش کے 30.5.1996 کے حکم کو چیلنج کیا گیا جس کے تحت پیٹنچ نیشنل پارک کے علاقے میں قبائلیوں کو 305 ماہی گیری کے اجازت نامے جاری کیے گئے تھے۔ ریاست مدھیہ پردیش اور مہاراشٹر میں آنے والے پیٹنچ نیشنل پارک کے علاقے کو اصل میں انڈین فاریسٹ ایکٹ 1878 کے تحت ریزروڈ فاریسٹ قرار دیا گیا تھا۔ نوٹیفکیشن نمبر 10/77-82/15/5 مورخہ 1.3.1983 کے ذریعے حکومت مدھیہ پردیش سیک کے تحت۔ وائٹڈ لائف (پروٹیکشن) ایکٹ 1972 کے 35 (1) نے اس علاقے کو نیشنل پارک قرار دیا۔ سیونی اور چھند واڑہ اضلاع کے کلکٹروں نے دفعات 19 اور 21 کے تحت اعلانات جاری کیے جن میں مطلع شدہ علاقوں کے سلسلے میں 60 دن کے اندر دعویٰ طلب کیے گئے ہیں۔ چونکہ کوئی دعویٰ موصول

نہیں ہوا تھا، اس لیے دونوں کلکٹروں نے ایکٹ کی دفعہ 24 کے تحت حتمی حکم جاری کیا۔ تاہم، حکومت مدھیہ پردیش نے دفعہ 35(4) کے تحت حتمی نوٹیفیکیشن جاری نہیں کیا، جس کے ذریعے مذکورہ علاقے کو قومی پارک قرار دیا جاتا۔ کلکٹر نے قبائلیوں کے روایتی حقوق پر غور کرتے ہوئے کچھ شرائط کے ساتھ ٹوٹلاڈوہ آبی ذخائر میں ماہی گیری کے اجازت نامے جاری کیے۔

درخواست گزار دلیل یہ تھی کہ اگر نیشنل پارک کے مرکز میں ماہی گیری کی اجازت دی گئی تو علاقے کا حیاتیاتی تنوع اور ماحولیات شدید متاثر ہو گا۔

جواب دہندگان دلیل یہ تھی کہ قبائلیوں کو اپنی روزی روٹی کے لیے ماہی گیری کا روایتی حق حاصل تھا اور اس روایتی حقوق کے بدلے اجازت نامے دیے گئے تھے۔ یہ مزید دعویٰ کیا گیا کہ اگر اجازت نامے نہیں دیے گئے تو ان کے خاندانوں کو کھانا کھلانے اور ان کی مدد کرنے کا سنگین مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔

جزوی طور پر درخواست کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. دیے گئے اجازت نامے قبائلیوں کے روایتی ماہی گیری کے حقوق کے بدلے میں ہیں۔ اور یہ اجازت نامے دفعہ 35(4) کے تحت اس علاقے کو قومی پارک کے طور پر مطلع کرنے کے حتمی نوٹیفیکیشن سے پہلے ان حقوق کے بندوبست کے لیے جاری کیے جاتے ہیں۔ لہذا یہ دفعہ 33 کے تحت نہیں آتا ہے۔

1.2. جہاں جنگل کے علاقے کے نازک ماحولیات کے تحفظ اور ٹائگر ریزرو کے تحفظ کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے، وہیں اس علاقے میں پہلے رہنے والے قبائلیوں کے جسم اور روح کو ایک ساتھ رکھنے کے حق پر بھی مناسب غور کیا جانا چاہیے۔ بلاشبہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے کہ قبائلی دوبارہ آباد ہونے پر اپنی روزی روٹی کمانے کی حیثیت میں ہوں۔ یہ کہیں زائد مطلوب ہوتا، اگر قبائلیوں کو نیشنل پارک کے باہر ماہی گیری کے دیگر موزوں علاقے فراہم کیے جاتے یا انہیں کاشت کے لیے زمین دی جاتی۔

2. درخواست گزار بلاشبہ اپنے خدشات کا اظہار کرنے اور ٹوٹلاڈوہ ذخائر میں 305 لائسنس یافتہ افراد کو مچھلی پکڑنے کی اجازت دینے کے خطرات کی طرف اشارہ کرنے میں جائز ہے۔ تاہم، قبائلیوں کو ان کے روایتی ماہی گیری کے حقوق کے بدلے ماہی گیری کے اجازت نامے

دیے گئے ہیں۔ چھند واڑہ کے کلکٹر نے اپنی رپورٹ میں نشاندہی کی ہے کہ نیشنل پارک کے علاقے میں رہنے والے قبائلیوں کی روزی روٹی کا بنیادی ذریعہ ماہی گیری تھی۔ انہیں کوئی زرعی آراضی دستیاب نہیں کرائی گئی، ان کے لیے کوئی کام دستیاب نہیں کرایا گیا اور ان کے پاس مچھلی پکڑنے کے علاوہ روزی روٹی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے جو کہ ان کا روایتی پیشہ ہے۔ اگر انہیں ماہی گیری کی اجازت نہیں دی گئی تو ان کے خاندانوں کو کھانا کھلانے اور ان کی کفالت کرنے کا سنگین مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔ اس لیے کلکٹر نے 4 گاؤں کے 332 خاندانوں کے روایتی حقوق کو تسلیم کرنے کی سفارش کی۔ ان رپورٹوں کے پیش نظر ریاستی حکومت نے بیان حلفی پر کہا ہے کہ وہ مطمئن ہے کہ ماہی گیروں کے روایتی حقوق کا تصفیہ نہیں کیا گیا اور 305 مقامی ماہی گیروں کو ماہی گیری کی اجازت جاری کرنے کے لیے چیف وائلڈ لائف وارڈن کو ہدایات دی گئیں۔

3. ریاست مدھیہ پردیش ریاست مدھیہ پردیش کے اندر آنے والے پینچ نیشنل پارک کے علاقوں کے سلسلے میں وائلڈ لائف (پروٹیکشن) ایکٹ 1972 کی دفعہ 35(4) کے تحت حتمی نوٹیفکیشن جلد جاری کرے گی۔ چونکہ ریاست مدھیہ پردیش میں نیشنل پارک کے علاقے کے حوالے سے تمام دعووں کا خیال رکھا گیا ہے جیسا کہ دفعہ 35(1) کے تحت مطلع کیا گیا ہے، اس لیے یہ ضروری ہے کہ ریاستی حکومت کی طرف سے دفعہ 35(4) کے تحت حتمی نوٹیفکیشن جلد از جلد جاری کیا جائے۔

4. ریاست ایم پی نے ماہی گیری کے حقوق دیتے ہوئے نقصان پر قابو پانے کے لیے کچھ شرائط عائد کی ہیں۔ درخواست گزاروں نے ان تمام اجازت نامے رکھنے والوں کی ماہی گیری کی سرگرمی کو برقرار رکھنے میں مشکلات کی طرف صحیح طور پر اشارہ کیا ہے۔ اس کے پیش نظر لائسنس کی شرائط کو مناسب طریقے سے نافذ کرنے کے لیے کچھ اضافی ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔

پردیپ کرشن بنام یونین آف انڈیا ودیگران، اے آئی آر (1996) ایس سی 2040،
حوالہ دیا گیا۔

اصل دیوانی دائرہ اختیار: رٹ پٹیشن (C) نمبر 785، سال 1996۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت۔) درخواست گزار کے لیے راج پنچوانی اور وجے

پنچوانی۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے پی پر میٹورن کے لیے مس نرنجنا سنگھ۔

جواب دہندہ نمبر 2 کے لیے ایس کے اگنیہوتری۔

مداخلت کے لیے ڈاکٹر راجیو دھون، نریش ماتھر، ای سی ودیا ساگر اور مس ویملاسنہا۔

ریاست مہاراشٹر کے لیے جی بی ساٹھے اور ڈی ایم نرگو لکر۔

عدالت کا فیصلہ ایم آر ایس سجاتاوی منوہر جسٹس نے سنایا۔

درخواست گزار وکلاء اور دیگر افراد کی ایک انجمن ہے جو ماحولیات کے تحفظ سے متعلق ہیں۔ انہوں نے موجودہ پٹیشن مفاد عامہ میں دائر کی ہے جس میں چیف وائلڈ لائف وارڈن، محکمہ جنگلات، حکومت مدھیہ پردیش (دوسرے مدعا علیہ) کے اس حکم کو چیلنج کیا گیا ہے جس میں پینچ نیشنل پارک کے علاقے میں رہنے والے قبائلیوں کو پینچ نیشنل پارک ٹائیگر ریزرو کے وسط میں واقع ٹوٹا ڈوہ ریزروائر میں ماہی گیری کے لیے 305 ماہی گیری کے اجازت نامے دیے گئے ہیں۔

پینچ نیشنل پارک مدھیہ پردیش اور مہاراشٹر کی ریاستوں میں آنے والے علاقے پر محیط ہے۔ یہ علاقہ جو ریاست مدھیہ پردیش میں آتا ہے، دو اضلاع، سیونی اور چھندواڑہ پر محیط ہے۔ سیونی اور چھندواڑہ کے اضلاع اصل میں پرانے سی پی اور بیرار صوبے کے حصے تھے۔ اس علاقے کو اصل میں بھارتیہ فاریسٹ ایکٹ، سال 1878 کے تحت ریزرو فاریسٹ قرار دیا گیا تھا۔ یہ بھارتیہ فاریسٹ ایکٹ، سال 1927 کے تحت ایک مخصوص جنگل کے طور پر برقرار رہا۔ بھارتیہ فاریسٹ ایکٹ، سال 1927 کی دفعہ 5 کے تحت، ایک بار جب کسی زمین کو ریزروڈ جنگل قرار دیتے ہوئے نوٹیفکیشن جاری کیا جاتا ہے تو ایسی زمین میں یا اس پر کوئی حق حاصل نہیں کیا جائے گا، سوائے جانشینی کے ذریعے یا حکومت کے ذریعے یا اس کی طرف سے یا تحریری طور پر دی گئی گرانٹ یا معاہدے کے تحت یا کسی ایسے شخص کے ذریعے جس میں نوٹیفکیشن جاری ہونے کے وقت ایسا حق دیا گیا تھا۔ انڈین فاریسٹ ایکٹ، 1927 کی دفعہ 26(1)(i) کے تحت، کوئی بھی شخص جو ریاستی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں بنائے گئے کسی بھی قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شکار، کونپلیس، مچھلیاں، پانی میں زہر ڈالتا ہے یا جال یا پھندے لگاتا ہے، اس دفعہ میں فراہم کردہ طریقے سے قابل سزا ہو گا۔ درخواست گزار کے مطابق ان توضیحات کے پیش نظر موجودہ قبائلیوں کے آباؤ اجداد دریائے پینچ میں ماہی گیری کا کوئی حق حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ موجودہ اجازت نامے جو اس روایتی حق کے بدلے جاری کیے گئے ہیں، اس لیے غیر ضروری ہیں اور انہیں منسوخ یا الگ کر دیا جانا چاہیے۔

آئین کے نفاذ پر جنگلات اور جنگلی حیات کے تحفظ کے حق کو آئینی منظوری مل گئی ہے۔ آئین کے آرٹیکل 48A کے تحت ریاست ماحولیات کے تحفظ اور بہتری اور ملک کے جنگلات اور جنگلی حیات کے تحفظ کی کوشش کرے گی۔ آرٹیکل 51A(g) کے تحت بھارت کے ہر شہری کا فرض ہو گا کہ وہ جنگلات، جھیلوں، دریاؤں اور جنگلی حیات سمیت قدرتی ماحول کی حفاظت اور بہتری کرے۔ ان مقاصد کو آگے بڑھانے کے لیے وائلڈ لائف (پروٹیکشن) ایکٹ 1972 نافذ کیا گیا۔ یہ، دیگر امور کے ساتھ ساتھ، تحفظ گاہوں، قومی پارکوں، شکار گاہوں اور ممنوعہ علاقوں کے اعلان کی بھی گنجائش فراہم کرتا ہے۔ وائلڈ لائف (پروٹیکشن) ایکٹ، 1972 کی دفعہ 35 کے تحت، جب بھی ریاستی حکومت کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی علاقہ، چاہے وہ کسی پناہ گاہ کے اندر ہو یا نہ ہو، اس کی ماحولیاتی، حیوانات، پھولوں، جیومورفولوجیکل یا زولوجیکل ایسوسی ایشن یا اہمیت کی وجہ سے، اس میں یا اس کے ماحول میں جنگلی حیات کے تحفظ، پھیلاؤ یا ترقی کے مقصد سے قومی پارک کے طور پر تشکیل دینے کی ضرورت ہے، تو وہ نوٹیفیکیشن کے ذریعے ایسے علاقے کو قومی پارک بنانے کے اپنے ارادے کا اعلان کر سکتی ہے۔ دفعات 35 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت جہاں کسی علاقے کو قومی پارک قرار دینے کا ارادہ کیا گیا ہے، دفعات 19 سے 26 کی توضیحات، جہاں تک ہو سکے، ایسے علاقے میں کسی بھی زمین کے سلسلے میں تحقیقات اور دعوؤں کے تعین اور حقوق کے خاتمے پر لاگو ہوں گی، جیسا کہ وہ کسی پناہ گاہ میں کسی بھی زمین کے سلسلے میں مذکورہ معاملات پر لاگو ہوتے ہیں۔ ذیلی دفعہ (4) کے تحت، جب دعوؤں کو ترجیح دینے کی مدت گزر چکی ہو، اور ریاستی حکومت کی طرف سے تمام دعوؤں، اگر کوئی ہوں، کو نمٹا دیا گیا ہو اور نیشنل پارک میں شامل کرنے کے لیے تجویز کردہ زمینوں کے حوالے سے تمام حقوق ریاستی حکومت کے پاس ہوں، تو ریاستی حکومت ایک نوٹیفیکیشن شائع کرے گی جس میں اس علاقے کی حدود کی وضاحت کی جائے گی جو نیشنل پارک کے اندر ہوگی اور اعلان کرے گی کہ مذکورہ علاقہ اس تاریخ کو اور اس سے نیشنل پارک ہو گا جو نوٹیفیکیشن میں متعین کی جائے۔

اس کے مطابق، نوٹیفیکیشن نمبر 82/15/5-77/10 مورخہ 1.3.1983 کے ذریعے حکومت مدھیہ پردیش کے محکمہ جنگلات نے وائلڈ لائف (پروٹیکشن) ایکٹ 1972 کی دفعہ 35 (1) کے تحت ان علاقوں کو قومی پارک کے طور پر تشکیل دینے کے اپنے ارادے کا اعلان کیا۔ پینچ نیشنل پارک کا جو علاقہ اس مقصد کے لیے نوٹیفائی کیا گیا، وہ ضلع سیونی اور ضلع چھندواڑہ کے حدود میں واقع ہے۔ ایسی اعلان شدہ تحفظ گاہ کے حوالے سے، متعلقہ ضلع کا کلکٹر، وائلڈ لائف (تحفظ)

ایکٹ، 1972 کی دفعہ 19 کے تحت اس بات کی جانچ اور تعین کرنے کا پابند ہے کہ تحفظ گاہ کی حدود میں شامل زمین پر کسی بھی شخص کو کیا حقوق حاصل ہیں، ان کا وجود، نوعیت اور دائرہ کار کیا ہے۔

دفعہ 21 کے تحت، کلکٹر سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ ہر قصبہ اور گاؤں یا متعلقہ علاقے کے پڑوس میں ایک اعلان شائع کرے جس میں نیشنل پارک کی صورت حال اور حدود کی وضاحت کی گئی ہو اور دفعہ 19 میں مذکور کسی بھی حق کا دعویٰ کرنے والے کسی بھی شخص کو کلکٹر کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہو، دو ماہ کے اندر مقررہ فارم میں ایک تحریری دعویٰ جس میں اس طرح کے حق کی نوعیت اور حد کی وضاحت کی گئی ہو جس میں ضروری تفصیلات اور معاوضے کی رقم اور تفصیلات، اگر کوئی ہوں، اس کے حوالے سے دعویٰ کیا گیا ہو۔

دفعہ 22 کے تحت کلکٹر کو وہاں بیان کردہ طریقے سے جانچ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے مطابق، 10.12.1985 پر، کلکٹر، سیونی نے دفعہ 19 اور 21 کے تحت ایک اعلان جاری کیا جس میں 1.3.1983 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے دفعہ 35 (1) کے تحت نوٹیفائی کردہ علاقوں کے سلسلے میں 60 دن کے اندر دعوے طلب کیے گئے۔ بظاہر کسی نے کوئی دعویٰ دائر نہیں کیا۔ کلکٹر نے وائلڈ لائف (پروٹیکشن) ایکٹ کی دفعہ 24 کے تحت 28.8.1986 پر حتمی حکم جاری کیا۔

اسی طرح چھند واڑہ کے کلکٹر نے دفعات 19 اور 21 کے تحت دعووں کو مدعو کرتے ہوئے ایک اعلان جاری کیا۔ چونکہ کوئی دعویٰ موصول نہیں ہوا تھا، اس لیے دفعہ 24 کے تحت کلکٹر، چھند واڑہ کی طرف سے 27.12.1986 پر حتمی حکم جاری کیا گیا۔ تاہم، حکومت مدھیہ پردیش کی طرف سے دفعہ 35 (4) کے تحت ابھی تک کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا گیا ہے جس میں مذکورہ علاقے کو نیشنل پارک قرار دیا گیا ہے۔

دوسرے مدعا علیہ کی جانب سے دائر جوابی حلف نامے کے مطابق یہ کہا گیا ہے کہ اگرچہ ضروری اعلانات پہلے جاری کیے گئے تھے لیکن ناخواندگی اور لاعلمی کی وجہ سے کوئی بھی اپنے حقوق کا دعویٰ کرنے کے لیے آگے نہیں آیا۔ تاہم، حال ہی میں نوٹیفائیڈ علاقے کے اندر 8 دیہاتوں میں رہنے والے دیہاتیوں کے روایتی حقوق سے متعلق دعووں سے متعلق تین درخواستیں موصول ہوئی تھیں جنہیں اب نیشنل پارک کے علاقے سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ گاؤں والے قبائلی ہیں۔ گاؤں والوں کا دعویٰ ہے کہ انہیں بیچندی میں اپنی روزی روٹی کے لیے ماہی گیری کا روایتی حق حاصل تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ماہی گیری کے ان کے روایتی حق کو محفوظ رکھا جانا چاہیے

کیونکہ یہ ان کی روزی روٹی کا واحد ذریعہ ہے۔ ان میں سے زیادہ تر قبائلی اپنے اصل گاؤں سے بے گھر ہو چکے ہیں اور نیشنل پارک کے علاقے سے باہر کے دیہاتوں میں دوبارہ آباد ہو چکے ہیں۔ 30.5.1996 کے ایک حکم کے تحت ان قبائلیوں کو اب ٹوٹا ڈوہ ذخائر میں مچھلی پکڑنے کی اجازت دی گئی ہے جو 1986-87 میں بینچ ہائیڈرو الیکٹرک پروجیکٹ کے ایک حصے کے طور پر بینچ ندی پر ڈیم کی تعمیر پر وجود میں آیا تھا۔ یہ آبی ذخیرہ نیشنل پارک کے علاقے کے وسط میں ہے جو جزوی طور پر مہاراشٹر میں اور جزوی طور پر مدھیہ پردیش میں آتا ہے۔ بظاہر، محکمہ جنگلات کے احتجاج کے باوجود ریاست مدھیہ پردیش کی فشریز ڈیولپمنٹ کارپوریشن نے اس آبی ذخیرے میں ماہی گیری کی سرگرمی شروع کر دی ہے۔

درخواست گزار کے ساتھ ساتھ ریاست مہاراشٹر نے بھی نشاندہی کی ہے کہ اگر نیشنل پارک کے مرکز میں ماہی گیری کی اجازت دی جاتی ہے اور 305 تک ماہی گیری کے اجازت نامے جاری کیے جاتے ہیں تو علاقے کا حیاتیاتی تنوع اور ماحولیات شدید متاثر ہو گا۔ ماہی گیری کی سرگرمی نیشنل پارک کے لیے خطرے کا ایک ممکنہ ذریعہ ہے کیونکہ اس سے درختوں کی غیر قانونی کٹائی یا غیر قانونی شکار بھی ہو سکتا ہے۔ 305 لائسنس یافتگان، ان کے داخلے اور اخراج کی نگرانی کرنا اور اس بات کو یقینی بنانا کہ یہ لائسنس یافتگان غیر قانونی شکار اور دیگر ماحولیاتی طور پر نقصان دہ سرگرمیوں میں ملوث نہ ہوں، انسانی طور پر ناممکن ہو گا۔ اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ ٹوٹا ڈوہ ذخائر میں جنگلی حیات کی دیگر اقسام ہیں جیسے مگر مچھ اور کچھوے۔ مقامی مچھلیوں کی ایک وسیع رینج بھی موجود ہے۔ ان سب کو معدومیت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ آبی پرندوں کے ساتھ ساتھ نقل مکانی کرنے والے پرندے جو مردہ یا مرتے ہوئے درختوں اور چھوٹے جزیروں کو ذخائر میں اپنے روٹنگ اور گھونسلوں کے مقامات کے طور پر استعمال کرتے ہیں وہ بھی پریشان ہوں گے۔ ماہی گیر اپنی کشتیوں کی نقل و حرکت کا راستہ صاف کرنے کے لیے ایسے مردہ اور مرتے ہوئے درختوں کو اکھاڑ پھینکتے ہیں۔ پردیہ اتلی علاقوں کے ساتھ ان کی سرگرمی ساحلی لائن کے ساتھ پودوں کو بھی روکتی ہے۔ ماہی گیر کھانا پکانے اور دیگر مقاصد کے لیے آگ لگا سکتے ہیں یا کچرا اور پولی تھین کے تھیلے پھینک سکتے ہیں جو علاقے کے ماحولیات کے لیے بھی نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ جنگلی جانوروں کے بڑے پیمانے پر غیر قانونی شکار کا خطرہ بھی ہے۔ نیشنل پارک ٹائیگر ریزرو بھی ہے اور ان تمام دیگر سرگرمیوں کا براہ راست اثر نیشنل پارک کے علاقے میں جنگلی حیات کے تحفظ پر پڑتا ہے۔

درخواست گزار بلاشبہ اپنے خدشات کا اظہار کرنے اور ٹولڈاؤ وہ ذخائر میں 305 لائسنس یافتہ افراد کو مچھلی پکڑنے کی اجازت دینے کے خطرات کی طرف اشارہ کرنے میں جائز ہے۔ تاہم، قبائلیوں کو ان کے روایتی ماہی گیری کے حقوق کے بدلے ماہی گیری کے اجازت نامے دیے گئے ہیں۔ اگرچہ درخواست گزار اس دلیل کی حمایت میں بھارتیہ فاریسٹ ایکٹ کی توضیحات پر انحصار کرتا ہے کہ قبائلیوں کو ریزروڈ فاریسٹ میں کوئی حق نہیں ہو سکتا جو بعد میں نیشنل پارک بن گیا ہے، چھندواڑہ کے کلکٹر نے اپنی رپورٹ میں نشاندہی کی ہے کہ حقیقت میں چھندواڑہ ضلع میں قبائلیوں کے چار گاؤں تھے جو ریزروڈ فاریسٹ - بمعہ - نیشنل پارک کے علاقے میں آتے ہیں جہاں یہ قبائلی رہتے تھے اور ماہی گیری ان کی روزی روٹی کا بنیادی ذریعہ تھا۔ اس طرح چھندواڑہ کے کلکٹر نے 7 جون 1996 کو اپنے خط میں، پیپچ نیشنل پارک کے قیام کے لیے حتمی نوٹیفیکیشن جاری کرنے کے سلسلے میں، سکریٹری، حکومت مدھیہ پردیش، محکمہ جنگلات کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ 4 دیہاتوں یعنی پالاسپانی، عمرگھاٹ، چھندوانی اور چھڈیا سے بے گھر ہونے والے افراد کو پیپچ ندی میں ماہی گیری کے روایتی حقوق حاصل ہیں۔ نقل مکانی کے بعد ان افراد کی منظم طریقے سے بحالی نہیں کی گئی ہے۔ انہیں کوئی زرعی آراضی دستیاب نہیں کرائی گئی، انہیں کوئی کام دستیاب نہیں کرایا گیا اور ان کے پاس مچھلی پکڑنے کے علاوہ روزی روٹی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے جو کہ ان کا روایتی پیشہ ہے۔ اگر انہیں ماہی گیری کی اجازت نہیں دی گئی تو ان کے خاندانوں کو کھانا کھلانے اور ان کی کفالت کرنے کا سنگین مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔ اس لیے انہوں نے 4 گاؤں کے 332 خاندانوں کے روایتی حقوق کو تسلیم کرنے کی سفارش کی ہے۔ ان رپورٹوں کے پیش نظر ریاستی حکومت نے بیان حلفی پر کہا ہے کہ وہ مطمئن ہے کہ ماہی گیروں کے روایتی حقوق کا تصفیہ نہیں کیا گیا تھا اور چیف وائلڈ لائف وارڈن کو 305 مقامی ماہی گیروں کو ماہی گیری کی اجازت جاری کرنے کی ہدایات دی گئی تھیں جن کے نام مدعا علیہ نمبر 2 کے بیان حلفی کے ضمیمہ میں دیے گئے ہیں۔ وائلڈ لائف (پروٹیکشن) ایکٹ کی دفعہ 33 (e) تحت جیسا کہ یہ 1991 میں اس کی ترمیم سے پہلے تھا، چیف وائلڈ لائف وارڈن کے پاس "کسی بھی ماہی گیری منضبط کرنا، کنٹرول یا ممنوع" کرنے کا اختیار تھا۔ 1991 میں دفعہ 33 میں کی گئی ترمیم کے ذریعے اس شق کو ختم کر دیا گیا ہے۔ تاہم، موجودہ معاملے میں دیے گئے اجازت نامے قبائلیوں کے روایتی ماہی گیری کے حقوق کے بدلے میں ہیں۔ اور یہ اجازت نامے دفعہ 35 (4) کے تحت اس علاقے کو قومی پارک کے طور پر مطلع کرنے کے حتمی نوٹیفیکیشن سے پہلے ان حقوق کے بندوبست کے لیے جاری کیے جاتے ہیں۔ لہذا یہ دفعہ 33 کے تحت نہیں آتے۔

لہذا، جہاں جنگل کے علاقے کے نازک ماحولیات کے تحفظ اور ٹائنگر ریزرو کے تحفظ کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے، وہیں اس علاقے میں پہلے رہنے والے قبائلیوں کے جسم اور روح کو ایک ساتھ رکھنے کے حق پر بھی مناسب غور کیا جانا چاہیے۔ بلاشبہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے کہ قبائلی دوبارہ آباد ہونے پر اپنی روزی روٹی کمانے کی حیثیت میں ہوں۔ موجودہ صورت میں یہ کہیں زائد مطلوب ہوتا، اگر قبائلیوں کو نیشنل پارک کے باہر ماہی گیری کے دیگر موزوں علاقے فراہم کیے جاتے یا انہیں کاشت کے لیے زمین دی جاتی۔ ٹوٹا ڈوہ ڈیم جہاں ماہی گیری کی اجازت ہے نیشنل پارک کے علاقے کے مرکز میں ہے۔ آبی ذخائر کے دیگر حصے بھی ہیں جو نیشنل پارک کی سرحدوں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ریاست مدھیہ پردیش یا درخواست گزار کی طرف سے ہمارے سامنے کوئی مواد رکھے جانے کی عدم موجودگی میں ہم یہ کہنے کی حیثیت میں نہیں ہیں کہ آیا ذخائر کے یہ بیرونی حصے قابل رسائی ہیں یا آیا وہ ماہی گیری کے لیے موزوں ہیں۔ تاہم، ایسا لگتا ہے کہ ریاست مدھیہ پردیش کی طرف سے ان ماہی گیری کے اجازت ناموں پر شرائط لگا کر نقصان کو روکنے کے لیے کچھ کوششیں کی گئی ہیں۔ جو اجازت نامے دیے گئے ہیں وہ درج ذیل شرائط کے تابع ہیں:-

(1) شناخت شدہ خاندانوں کو صرف فوٹو شناختی کارڈ دیے جائیں گے جس کی بنیاد پر ماہی گیری اور نقل و حمل کی اجازت ہوگی۔

(2) برسات کے موسم کے دوران (مہینے: جولائی سے اکتوبر) ماہی گیری پر مکمل پابندی ہوگی۔

(3) باقی سال کے دوران، دوپہر 12 بجے سے شام 4 بجے تک پانی میں داخلے کی اجازت ہوگی اور غروب آفتاب سے پہلے مچھلیوں کی نقل و حمل کی اجازت ہوگی۔

(4) فوٹو شناختی کارڈ یافتگان کو نیشنل پارک یا جزائر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی اور نہ ہی انہیں رات کا قیام کرنے کی اجازت ہوگی۔

(5) مچھلیوں کی نقل و حمل کی اجازت صرف ٹوٹا ڈوہ - تھوپیان روڈ پر ٹوٹا ڈوہ آبی ذخائر سے ہوگی۔

ان شرائط کے باوجود درخواست گزار کے ساتھ ساتھ ریاست مہاراشٹر نے ماہی گیری کے ان اجازت ناموں کی منظوری کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے ان تمام اجازت نامے رکھنے والوں کی ماہی گیری کی سرگرمیوں کی نگرانی میں مشکلات کی طرف صحیح طور پر اشارہ کیا ہے۔

اس لیے ہمیں کچھ شکوک و شبہات کو دور کرنا اور لائسنس کی شرائط کو مناسب طریقے سے نافذ کرنے کے لیے کچھ اضافی ہدایات دینا ضروری لگتا ہے۔ ہم ہدایت کرتے ہیں کہ:

(1) صرف مدعا علیہ نمبر 2 کے بیان حلفی کے ضمیمہ آر-XVI میں نامزد افراد کو ٹوٹلا ڈوہ ذخائر میں ماہی گیری کے لیے انفرادی اجازت نامے دیے جائیں گے۔ ہر اجازت نامہ یافتگان کے پاس ایک فوٹو شناختی کارڈ ہو گا جس پر اس کی تصویر ہوگی۔ یہ شناختی کارڈ یافتگان کو دیا گیا ذاتی حق ہو گا اور اسے دیا گیا اجازت نامہ قابل منتقلی نہیں ہو گا۔ اجازت نامے پر اجازت نامے کے حامل کی تصویر بھی ہوگی۔

(2) اجازت نامہ ہولڈر نیشنل پارک کے علاقے میں صرف تھوپپانی میں داخل ہونے کا حقدار ہو گا اور وہ نیشنل پارک کے بذریعے صرف تھوپپانی سے ٹوٹلا ڈوہ کو ملانے والی شاہراہ پر سفر کرنے کا حقدار ہو گا۔ اسے نیشنل پارک کے علاقے میں داخل ہونے یا سفر کرنے کا کوئی حق نہیں ہو گا سوائے اس کے کہ ٹوٹلا ڈوہ ذخائر تک رسائی حاصل کرنے کے لیے مذکورہ شاہراہ کے ساتھ۔

(3) وائلڈ لائف وارڈن اور / یا مدھیہ پردیش حکومت کی طرف سے نامزد کوئی دوسری اتھارٹی ذخائر کے اس علاقے کی حد بندی کرے گی جس پر ان اجازت نامے رکھنے والوں کو مچھلی پکڑنے کی اجازت ہے۔

(4) یہ واضح کیا جائے گا کہ اجازت نامہ رکھنے والے ذخائر میں موجود جزائر تک رسائی کے حقدار نہیں ہوں گے۔

(5) ریاست مدھیہ پردیش ان ماہی گیروں کے راستے پر چیک پوسٹوں کو برقرار رکھے گی تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ماہی گیر نیشنل پارک کے کسی دوسرے حصے میں داخل نہ ہوں۔

(6) ہر اجازت نامہ یافتہ کے داخلے اور باہر نکلنے کا روزانہ ریکارڈ اور 1 اس کے ذریعے نیشنل پارک سے باہر لے جانے والی مچھلیوں کی مقدار کو برقرار رکھا جائے گا۔

(7) ماہی گیروں کو کھانا پکانے کے لیے یا ذخائر کے کنارے کسی اور مقصد کے لیے آگ لگانے سے منع کیا جائے گا اور نہ ہی وہ ذخائر کے کنارے یا پانی میں کوئی کچرا پھینکیں گے۔

(8) مدھیہ پردیش ریاستی حکومت ان 305 اجازت نامے رکھنے والوں کی سرگرمیوں کی نگرانی کے مقصد سے کافی تعداد میں اہلکاروں کے ساتھ ساتھ گاڑیوں اور کشتیوں کو بھی منظوری دے گی۔

ایک نگرانی دستہ نہ صرف قومی جنگلات کے علاقے کے داخلی دروازے پر بلکہ راستے کے ساتھ یا قومی جنگلات کے دیگر علاقوں میں بھی تعینات کیا جائے گا جو اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہو کہ اجازت نامہ رکھنے والوں کی طرف سے کوئی غیر قانونی شکار یا دیگر ناپسندیدہ سرگرمی نہ ہو۔

مداخلت کرنے والی تنظیم جس نے اس درخواست میں مداخلت کی ہے، یعنی جن دن آندولن سمیتی، ٹوٹا ڈوہ متعلقہ ماہی گیروں کو ان شرائط کی وضاحت کرے گی، جن کے تحت انہیں ٹوٹا ڈوہ ذخائر میں مچھلی پکڑنے کی اجازت ہے اور ان ماہی گیروں پر ماہی گیری کی سرگرمی کو اس انداز میں جاری رکھنے کی ذمہ داری عائد کرے گی جس سے نیشنل پارک کے ماحولیات کو نقصان نہ پہنچے یا اس کے ماحول کو نقصان نہ پہنچے۔

چونکہ ریاست مدھیہ پردیش میں نیشنل پارک کے علاقے کے حوالے سے تمام دعووں کا خیال رکھا گیا ہے جیسا کہ دفعہ 35(1) کے تحت مطلع کیا گیا ہے، اس لیے یہ ضروری ہے کہ ریاستی حکومت کی طرف سے دفعہ 35(4) کے تحت حتمی نوٹیفکیشن جلد از جلد جاری کیا جائے۔ پردیپ کرشن بنام یونین آف انڈیا و دیگران، اے آئی آر (1996) ایس سی 2040 کے معاملے میں، اس عدالت نے نشاندہی کی تھی کہ ہمارے ملک میں کل جنگلات کا احاطہ کل زمین کے مثالی کم از کم ایک تہائی سے بہت کم ہے۔ اس لیے ہم اپنے ملک میں جنگلات کے احاطے میں مزید کمی برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر اس سکڑنے کی ایک وجہ پناہ گاہوں اور نیشنل پارک میں اور اس کے آس پاس رہنے والے دیہاتیوں اور قبائلیوں کا داخلہ ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ان علاقوں میں ماحولیات، نباتات اور

حیوانات اور جنگلی حیات کو کسی بھی طرح کی تباہی یا نقصان سے بچانے کے لیے فوری اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ اس لیے ریاستی حکومت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ آرٹیکل 51A(g) میں درج فرض کو ذہن میں رکھتے ہوئے آئین کے آرٹیکل 48A کے تحت آنے والے معاملات میں فوری طور پر کام کرے۔ اس لیے ہم ہدایت دیتے ہیں کہ ریاست مدھیہ پردیش کی ریاستی حکومت ریاست مدھیہ پردیش کے اندر آنے والے پینج نیشنل پارک کے رقبے کے حوالے سے وائلڈ لائف (پروٹیکشن) ایکٹ 1972 کی دفعہ 35(4) کے تحت حتمی نوٹیفکیشن جلد جاری کرے۔

درخواست کو ان ہدایات کے ساتھ نمٹا دیا جاتا ہے۔

درخواست نمٹادی گئی۔